تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ **نداے خلافت** لاہور

جلد نمبر 5   شمارہ 29   6 تا 12ر ربیع الاول 1417ھ   23 تا 29ر جولائی 1996ء   شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی پاکستان   قیمت فی شمارہ ایک روپیہ

24/7/96

جہاد فی سبیل اللہ فرض عین ہے جس کے بغیر دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات ممکن نہیں: ڈاکٹر اسرار

لاہور (پ ر) جہاد ایمان کا لازمی حصہ ہے جس کے بغیر دنیا میں کامیابی اور آخرت میں نجات نہیں ہو سکتی۔ جہاد اور قتال کو مترادف سمجھنا غلط ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن آڈیٹوریم لاہور میں رفقاء حلقہ اور قرآن کالج کے طلبہ کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جہاد اور قتال قرآن مجید کی دو اہم اور بنیادی اصطلاحیں ہیں جنہیں ہم معنی سمجھنا درست نہیں ہے۔

قتال جہاد کی آخری منزل ہے مگر مسلمانوں نے ہر جنگ کو جہاد قرار دے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ فاسق وفاجر مسلمان بادشاہوں کی ہوس ملک گیری کی حامل جنگوں کو جہاد کا مقدس نام دے کر بدنام کر دیا گیا اور دوسری طرف جہاد کو مسلمانوں کے دینی فرائض سے خارج کر کے اسے فرض کفایہ کا درجہ دے دیا گیا۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا بقائے حیات کے لئے حلال ذرائع سے روزی حاصل کرنا جہاد زندگی ہے جب کہ وطن کی آزادی کی جنگ لڑنا جہاد حریت ہے جس میں مرنے والا مسلمان شہید ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے مراحل کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت پوری دنیا پر ظالم اور باغیانہ نظام مسلط ہے جسے ختم کرنے کے لئے میدان عمل میں نکلنے والوں کو پہلے اپنی ذات، گھریلو زندگی اور معاش کی حد تک اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہو گا۔ ظالمانہ نظام کے تحفظ کے لئے مفاد پرست طبقات کی جانب سے مزاحمت کو برداشت کرتے ہوئے معاشرے کی عظیم اکثریت تک اسلام کا انقلابی پیغام پہنچانا ہو گا۔ انہوں نے کہا انتخابات اور پرامن احتجاجی تحریک دونوں آئینی راستے ہیں مگر پرامن تحریک کے ذریعے کارکن اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے یک "طرفہ جنگ" کا آغاز کر دیتے ہیں۔ اتمام حجت والی دعوت، اسلامی تربیت اور ایک قائد کی قیادت کو تسلیم کئے بغیر غلبہ دین کے لئے بغاوت اور نافرمانی کی تحریک چلانا حماقت اور غیر اسلامی طریقہ ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا پاکستان کی مذہبی جماعتیں انتخابی سیاست میں اپنی ناکامی سے مایوس ہو کر مسلح بغاوت کی طرف آگئیں تو یہ ایک عظیم سانحہ اور بہت بڑی غلطی ہو گی۔ قرآن کی انقلابی دعوت کو عام کر کے اور دینی تحریک کے کارکنوں کو ضروری تربیت دے کر پرامن احتجاجی تحریک برپا کر کے ہی استحصالی اور باغیانہ نظام کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

نظم اجتماعیت کی جان اور مشاورت اس کی روح ہے۔ ڈاکٹر عبدالخالق

مشورہ کا ایثار بھی ہر رفیق تنظیم کے لئے لازم ہے۔ حلقہ سندھ وبلوچستان کے علاقائی اجتماع سے خطاب

کراچی (پ ر) تنظیم اسلامی پاکستان کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے قرآن اکیڈمی میں منعقدہ حلقہ سندھ وبلوچستان کے علاقائی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مشاورت کی اہمیت کا اندازہ سورہ آل عمران کی اس آیت سے لگایا جا سکتا ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کو مسلمانوں کے ساتھ مشاورت کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور سورہ شوریٰ میں کہا گیا ہے کہ ان کے امور باہمی مشاورت سے طے ہوتے ہیں۔ تنظیم اسلامی چونکہ بیعت کی مسنون بنیادوں پر قائم ہے لہٰذا اس میں بھی مشاورت کے مختلف چینلز قائم کئے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مرکز میں سالانہ توسیعی مشاورت کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں تمام رفقاء تنظیم کی پالیسیوں اور اس کے انتظامی معاملات کے بارے میں مشورہ بھی دے سکتے ہیں اور ان پر تنقید بھی کر سکتے ہیں حتیٰ کہ امیر تنظیم کی ذاتی زندگی کو بھی حد ادب ملحوظ رکھتے ہوئے ہدف تنقید بنا سکتے ہیں۔ اس اجتماع میں مرکزی ناظمین، ناظمین حلقہ جات کے علاوہ امیر تنظیم بھی سامع کی حیثیت سے شریک ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے بتایا کہ تنظیم کا پالیسی ساز ادارہ اس کی مرکزی مجلس مشاورت ہے جس کا اجلاس ہر چار ماہ بعد ہوتا ہے جس میں 16 مرکزی ناظمین اور 24 منتخب ارکان شامل ہوتے ہیں۔ اس ادارہ کی حیثیت نگران کی بھی ہے کہ وہ اس امر پر نظر رکھے کہ تنظیم کی کسی طے شدہ پالیسی سے کہیں انحراف تو نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ دستوری جماعتوں کے برعکس جہاں فیصلے "بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے" کے مصداق اکثریتی رائے کی بنیاد پر فیصلے ہوتے ہیں، بیعت کی بنیاد پر قائم تنظیم اسلامی کے امیر کی مشکل یہ ہے کہ مشوروں کی بنیاد پر فیصلے اسے خود کرنے پڑتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا کہ رفقاء کو جاننا چاہئے کہ انہوں نے بیعت کے الفاظ میں اس بات کا عہد کیا ہے کہ "حق بات کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں گے"۔ لہٰذا ان سے جب مشورہ طلب کیا جائے وہ مشورہ ضرور دیں البتہ اس حقیقت کو نہ بھولیں کہ مشورہ امیر تنظیم کی ضرورت ہے نہ کہ ان کا استحقاق۔ انہوں نے کہا کہ مشورہ کا ایثار بھی ہر رفیق تنظیم کے لئے لازم ہے بلکہ امیر تنظیم بھی مختلف مواقع پر اس کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ ہر رفیق کے مشورہ پر عمل کرنا کسی بھی اجتماعیت کے لئے ممکن نہیں البتہ اس بات کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ مشورہ کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے اور تنظیم کے مجموعی مفاد کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کیا جائے۔

تنقید برائے اصلاح ہونی چاہئے نہ کہ تنقید برائے تنقید

تنظیم اسلامی کا ہر رفیق اپنا محاسبہ خود کرے۔ ناظم اعلیٰ عبدالرزاق

کراچی (پ ر) تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق نے قرآن اکیڈمی کراچی میں تنظیم اسلامی حلقہ سندھ وبلوچستان کے علاقائی اجتماع میں اپنے خطاب میں کہا ہے کہ قرآن کریم کی رو سے مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا انہیں باہمی اصلاح کرتے رہنا چاہئے۔ انہوں نے کہا تنقید کے معنی چھان پھٹک کے ہیں۔ جس طرح کسی شے میں ملاوٹ ہو جائے تو اسے اصل شے سے جدا کرنے کے لئے چھان پھٹک لازمی ہے۔ اسی طرح تنظیم کے کسی رفیق میں کوئی خامی نظر آئے تو دوسرے رفیق پر لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کو نہایت دلسوزی کے ساتھ اس خامی کی جانب توجہ دلائے تاکہ اصلاح احوال ہو سکے۔ تنقید کی اہمیت اس وقت دوچند ہو جاتی ہے جب کسی رفیق کے طرز عمل سے تنظیم کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات مدنظر رہنی چاہئے کہ تنقید متعلقہ رفیق کے سامنے علیحدگی میں کی جائے اور اس تنقید کے پس پشت تکبر کا شائبہ بھی نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے اور جس کے نتیجے میں بجائے اصلاح کے مزید خرابیوں کے پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ اگر متعلقہ رفیق پھر بھی اپنی روش ترک نہ کرے تو اس کی شکایت نظم بالا تک پہنچانی چاہئے۔ انہوں نے ذمہ دار رفقاء سے کہا کہ ان پر تنقید کی صورت میں انہیں حضرت ابوبکر ؓ کے پہلے خطبہ خلافت کو یاد رکھنا چاہئے کہ "اگر میں سیدھا رہوں تو تم پر میری اطاعت فرض ہے اور اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو تم پر لازم ہے کہ مجھے سیدھا کرو"۔ عبدالرزاق نے کہا کہ اللہ کے دین کے غلبہ کے لئے قائم جماعت شیطان کا اولین ہدف ہوتی ہے اور ان کے رفقاء ہر دم اس کے اغوا کے زد میں ہوتے ہیں لہٰذا انہیں ہر لحہ چوکنا رہنے کی ضرورت ہے لیکن سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس حکیمانہ قول کے مطابق کہ "اپنا احتساب کرو اس سے قبل کے تمہارا احتساب کیا جائے" ہر رفیق خود احتسابی کو اولیت دے۔

☆☆☆

احیائی تحریکوں کی جدوجہد عنقریب کامیابی سے ہمکنار ہو گی: ڈاکٹر اسرار احمد

کراچی (پ ر) برصغیر میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے دور سے آج تک اسلامی احیائی تحریک کئی نسلوں سے گزرتی ہوئی تقریباً ایک صدی مکمل کر چکی ہے اور ان شاء اللہ العزیز ہماری نوجوان نسل ان کی کاوشوں کی کامیابی کا جلد ہی مشاہدہ کرے گی۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے نوجوانوں سے کہا ہے کہ ان کے کاندھوں پر بھاری ذمہ داری ہے جس کی ادائیگی کے لئے انہیں بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا میں اعتراف کرتا ہوں کہ میں نہ تو مفسر قرآن ہوں اور نہ مترجم قرآن بلکہ میں تو ایک داعی ومدرس قرآن ہوں اور وہ بھی پورے قرآن کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے دعوت قرآنی کی پکار پر نہ صرف اندرون ملک بلکہ دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آباد ہیں پہنچا دی ہے۔ انہوں نے رفقاء سے کہا کہ وہ "کونوا عباد اللہ اخوانا" کی عملی تفسیر بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے تمام تقاضوں پر حتی الوسع عملدرآمد کی سعی کریں اور راہ حق کے مسافروں کے ساتھ خیر خواہی اور ہمدردی کا سلوک کریں۔ انہوں نے کہا کہ اندرون سندھ سے آئے ہوئے رفقاء واحباب کی بڑی تعداد کو دیکھ کر انہیں حوصلہ دیکھ کر انہیں حوصلہ ملا ہے اور وہ ان شاء اللہ جلد ہی اندرون سندھ کا دورہ کریں گے۔

☆☆☆

تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کا خصوصی اجتماع

لاہور (نمائندہ خصوصی) تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کے رفقاء کا خصوصی اجتماع 17ر جولائی بروز بدھ بعد از نماز مغرب قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے "جہاد فی سبیل اللہ کے مراحل ولوازم قرآن وسنت کی روشنی میں" کے موضوع پر رفقاء سے خطاب کیا۔ اس اجتماع میں مولانا مظفر حسین ندوی، مولانا مختار گل اور جنرل (ر) محمد حسین انصاری نے بھی خصوصی دعوت پر شرکت کی۔

☆☆☆

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی امریکہ روانگی

لاہور (نمائندہ خصوصی) امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد 19ر جولائی بروز جمعہ لاہور سے امریکہ کے دعوتی وتنظیمی دورے پر امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ توقع ہے کہ ڈاکٹر صاحب امریکہ میں اپنے قیام کے دوران تنظیم اسلامی نارتھ امریکہ اور دیگر تنظیموں کے دعوتی پروگراموں میں شرکت کریں گے۔ امیر محترم امریکہ کی مختلف ریاستوں میں بھی خطابات کریں گے۔ توقع ہے کہ امیر محترم ڈیڑھ ماہ امریکہ میں قیام کریں گے۔

☆☆☆

ڈاکٹر عبدالخالق تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر کے فرائض ادا کر رہے ہیں

لاہور (نمائندہ خصوصی) امیر محترم کے دورۂ امریکہ کے دوران تنظیم اسلامی کے نائب امیر جناب ڈاکٹر عبدالخالق تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر کے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

مرض المنجانب

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

پاکستان میں "منجانب" کا مرض دیرینہ ہے مگر اب وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ عام طور پر کسی مرض کے آثار نمایاں ہونے لگیں تو ماہرین فوری طور پر اس کے تجزیئے کو لگ جاتے ہیں تاکہ موثر علاج دریافت کیا جا سکے اور اگر وہ بیماری پھوٹ ہی پڑے تو ہنگامی بنیادوں پر اس کے تدارک میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے ہیں لیکن "منجانب" کے مرض کا معاملہ دگر ہے۔ ایک تو یہ جسمانی بیماری نہیں کہ دکھ درد کو جنم دے۔ دوم' اخلاقی بیماری ہونے کے ناطے اس میں لذت کا عنصر غالب ہے۔ اور پھر جو طبقہ خواص اس کی اصلاح کی صلاحیت رکھتا ہے وہی تو اسے برپا کرتا ہے لہٰذا اصلاح کے لئے انقلابی عمل کے سوا کوئی چارہ دکھائی نہیں دیتا۔ ایک زمانہ تھا کہ لفظ منجانب صرف ڈاک کے لفافے کے باہر لکھا دکھائی دیتا تاکہ وصول کنندہ کو لفافہ کھولنے سے پہلے معلوم ہو جائے کہ خط کس کا ہے اور اگر پتہ صحیح نہ ہو تو ڈاک خانہ لفافے کو لوٹا سکے۔ مگر اب اخبار ہو یا ٹیلیوژن' سڑک ہو یا مسجد' موضوع نصیحت آموز ہو یا خوشامدانہ' مقصد کاروبار ہو یا خدمت خلق' لفظ منجانب کے عامیانہ استعمال نے اسے اتنا ہلکا کر دیا ہے کہ اب یہ لفظ کے طور پر بھی کھلنے لگا ہے۔ ٹیلیوژن پر سگریٹ نوشی کی ترغیب میں خوب تر اشتہار کے بعد ایک بھونڈا سا جملہ "سگریٹ نوشی مضر صحت ہے" نہایت بھدے انداز میں دہرا دیا جاتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ مذکورہ نصیحت اتنے دلکش ایڈ (اشتہار کے بعد کیا موثر ہو گی۔ محکمہ صحت عامہ کا نام لینا اس لئے ضروری سمجھا جاتا ہے کہ مقصد حاصل نہ ہو سکنے کے باوجود محکمے کی حاضری تو لگتی رہے اور اس کا کریڈٹ (فائدہ) محکمے ہی کو ملتا رہے۔ اپنے ہی وطن کی وزیر اعظم نے لاہور آنا ہو تو مختلف انداز کے خوشامدانہ بینر شاہراہوں کے اطراف آویزاں ہو جاتے ہیں۔ وہ بینر ہی کیا جس پر منجانب کے لفظ کے ساتھ عقیدت مند کا نام نہ ہو۔ عوام ان بینروں سے کتنا اثر قبول کرتے ہیں اس سے عقیدت مند کو غرض نہیں۔ مقصد صرف اتنا ہے کہ وزیر اعظم ان بینروں کو دیکھ کر جان جائیں کہ عقیدت مند ہے کون۔ اسی لئے ہر ایک بڑھ چڑھ کر جاذب نظر بینر پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ چوراہوں پہ تذکیری کتبے بھی دیکھنے میں آتے ہیں مثلاً "نماز قائم کریں" "رشوت لینے والا جہنمی ہے" ایسے کتبوں پر بھی منجانب اور کتبہ لگوانے والے کا نام درج ہوتا ہے۔ کاروباری یا سیاسی نوعیت کے اشتہارات پر مشتہر کا نام پتہ سمجھ میں آتا ہے کہ مدعا ہی ذاتی فائدے کا حصول ہوتا ہے لیکن اب ہمارے ہاں ان تحریرات پر بھی منجانب کی چھاپ رواج بن گئی ہے جو بظاہر دینی مقاصد کے لئے عمل میں لائی گئی ہوں۔ مثلاً ایک مسجد میں چارٹ دیکھا جس پر آیت الکرسی نہایت خوبصورت انداز میں طبع تھی لیکن اس چارٹ پر بھی منجانب "فلاں ادارہ" مکمل کوائف کے ساتھ درج تھا۔ کوئی پوچھے وہ کس لئے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو جتائے رکھنا مقصود تھا کہ فلاں شخص نے یہ نیک کام کیا یا ذاتی تشہیر مطلوب تھی؟ اسی طرح ایک شخص نے رہائشی کالونی میں ٹھنڈے پانی کا کولر لگوا دیا۔ اس کولر پر یہ الفاظ لکھے تھے "ٹھنڈا پانی فی سبیل اللہ' پانی ضائع مت کریں۔ منجانب 'فلاں' سٹور پتہ' فون نمبر"۔ ہم خرما و ہم ثواب والی بات ہوئی نا۔ اللہ راضی رہے اور عوام بھی۔ نام پتہ بتا دینے سے معاشرے میں خوشنامی ہو گی' لوگ مکان پہ اس لئے بھی زیادہ آئیں گے کہ اچھا آدمی ہے اور یوں بکری بڑھے گی! آپ ان شواہدات پر تدبرانہ غور کریں تو نیت کا کھوٹ صاف نظر آئے گا۔ یہی وتیرہ صدقات وخیرات کے معاملے میں دکھائی دیتا ہے۔ تقسیم زکوٰۃ ہو یا صدقہ وخیرات۔ دینے والے کی خوب تشہیر نہ ہو تو خرچ کرنے کا فائدہ کیا خواہ ایسا کرنے میں لینے والوں کی کتنی ہی تذلیل کیوں نہ ہو۔ کہاں گئی وہ نصیحت کہ دائیں ہاتھ سے خیرات اس طرح دے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے۔ لیکن آج کل کا انداز جس قدر غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ہے اتنا ہی مقبول ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مستحقین کو پہروں بٹھائے رکھنا' دینے والے کو سلام کرانا اور غریب کی غربت کا تصویری گواہ ٹھہرانا تقریبات کی ضروری جزئیات ہیں' حالانکہ ایسی خیرات ثواب کے اعتبار سے بالکل اکارت جاتی ہے۔ ملاحظہ ہو ارشاد ربانی "اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ دے کر اس شخص کی طرح خاک میں نہ ملا دو جو اپنا مال محض لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور نہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے' نہ آخرت پر۔ اس کے خرچ کی مثال ایسی ہے جیسے ایک چٹان تھی جس پر مٹی کی تہ جمی ہوئی تھی' اس پر جب زور کا مینہ برسا تو ساری مٹی بہہ گئی اور صاف چٹان کی چٹان رہ گئی۔ ایسے لوگ اپنے نزدیک خیرات کر کے جو نیکی کماتے ہیں اس سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہیں آتا....." (سورہ البقرہ آیت 264)

"تو خاک میں مل اور آگ میں جل جب خشت بنے تب کام چلے" تنظیم اسلامی کے ملتزم رفقاء کی تربیت گاہ کا بھرپور جائزہ

ملتزم تربیت گاہ (5 تا 11 جولائی 96ء) شرکاء کے تاثرات

تربیت گاہوں سے نہ صرف تنظیمی فکر میں پختگی آتی ہے بلکہ جذبہ عمل بھی بیدار ہوتا ہے

تربیت کو جماعتی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ تربیت سے جہاں انسان کی تنظیمی سوچ میں پختگی پیدا ہوتی ہے وہیں کام کرنے کا عملی جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ الحمدللہ کہ تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام تربیت گاہوں کا انتظام تواتر سے جاری ہے۔ 5 تا 11ر جولائی ہونے والی ملتزم تربیت گاہ میں کل 10 رفقاء نے شرکت کی جن میں سے چھ ہمہ وقتی اور 4 جز وقتی تھے۔

شرکائے تربیت نے اس تربیت گاہ کے پروگراموں کو بے حد مفید پایا۔ سرگودھا سے آنے والے رفیق نذیر احمد کا کہنا ہے کہ اس تربیت گاہ کے بعد مجھ میں اعتماد پیدا ہو گیا اور اب میں اپنے علاقے میں دعوت کا کام بہتر طریقے سے کر سکتا ہوں۔ سرگودھا ہی کے ایک دوسرے رفیق افضل اعوان کا خیال ہے کہ رفقاء کو اولین فرصت میں ان تربیت گاہوں سے استفادہ کر لینا چاہئے تاکہ ان کے اندر نظم کی پابندی کی عادات پختہ ہوں زیادہ دیر کرنے سے پہلے سے موجود تصورات مزید دھندلا جاتے ہیں اور پھر زیادہ محنت اور زیادہ وقت صرف کرنا پڑتا ہے تب جا کر انسان دعوت کا کام درست طریقے پر کر سکتا ہے۔ راولپنڈی سے آنے والے رفیق ضیا المحسن بخاری نے کہا کہ اس تربیت گاہ سے اس قدر جذبہ ابھرا ہے کہ جی چاہتا ہے آئندہ ملتان میں ہونے والی تربیت گاہ کے لئے ابھی سے چھٹی کی درخواست دے دوں۔ اسرہ کھاریاں کے رفیق ضیاء اللہ نے کہا کہ میں نے زندگی میں پہلی دفعہ سٹیج پر آکر بولنے کی جرات کی بلکہ زبردستی مجھے سٹیج تھما دیا گیا لیکن ایک ہی ہفتے میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں اپنے علاقے کے کسی بھی مقامی خطیب سے کی حیثیت سے جمعہ پڑھا سکتا ہوں۔ اسرہ کھاریاں ہی کے ایک دوسرے رفیق میجر محمد سلطان نے کہا کہ بہت عرصے کے بعد ایسی علمی وفکری محفل میں شرکت کا موقع ملا۔ سوچ کو ایک نئی جہت ملی اور فکر وعمل میں تحریک پیدا ہوئی۔ راقم کے خیال میں پاکستان میں موجود تمام تحاریک جو اسلامی انقلاب کی داعی ہیں ان میں سے صرف تنظیم اسلامی کا طرہ امتیاز ہے کہ وہ اپنے رفقاء کار کے لئے تسلسل کے ساتھ ایسی علمی وفکری تربیت گاہوں کا اہتمام کرتی ہے اور ہر طرح کے سوالات کا بھرپور مدلل جواب دیا جاتا ہے۔ ذہنی اشکالات کو رفع کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔ قرآن وحدیث کے مطابق قوانین اسلامی کی تشریح کا یہ دلنشین انداز ہر ذی شعور کے دماغ کو دعوت فکر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اقامت دین کی جدوجہد میں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

مرتب: طارق خورشید' نقیب اسرہ گوجرانوالہ

کراچی میں منعقدہ ماہانہ تربیتی اجتماع کی رپورٹ' محمد سمیع کے قلم سے

سرزمین عرب میں جب اسلامی تحریک کا آغاز ہوا تو اس وقت دو ہی فریق تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرنے والی الجماعہ اور کفار ومشرکین کی جماعت لہٰذا جو بھی مخالفت ہوئی وہ کفار ومشرکین کی جانب سے ہوئی۔ ہجرت کے بعد اسلامی تحریک کو ریشہ دوانیوں کا سامنا ہوا تو یہود کی جانب سے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے اندر بھی منافقوں کا ایک گروہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سرگرم عمل رہا لیکن قرآن کے الفاظ میں ان کی پوزیشن **لنا اعمالنا ولکم اعمالکم** کی تھی۔ اس کے برعکس آج صورتحال یہ ہے کہ اسلامی تحریکوں کو مسلمان معاشرے میں کام کرنا ہے جہاں جماعتیں تو ہیں مگر "الجماعہ" موجود نہیں۔ لہٰذا انہیں اگر مخالفت کا سامنا ہے تو اپنی ہی ہم عصر جماعتوں سے۔ فاستبقوا الخیرات کے حکم کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر آپس میں تعاون بھی ہو اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوششیں بھی ہوں تو مثبت نتائج کا نکلنا مشکل نہیں لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دین کے "واحد علمبردار" بننے کی کوششوں میں ایک دوسرے کے افکار ونظریات اور طریقہ کار کے بارے میں بدگمانیاں پیدا کی جاتی ہیں اور شیطان تو ایسے مواقع کی تلاش میں رہتا ہے تاکہ وہ ان بدگمانیوں کو دلوں میں راسخ کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ لہٰذا اسلامی تحریکوں کے کارکنوں کے فرائض میں ایک فرض کا اور اضافہ ہو گیا ہے کہ وہ ان بدگمانیوں کو دور کرنے کی سعی کریں۔ انجینئر نوید احمد اس کام میں لگ گئے ہیں۔ اس سے قبل انہوں نے منہج انقلاب نبویؐ کے بارے میں پھیلائی گئی بدگمانیوں کو دور کرنے کی کوشش کی تھی۔ علاقائی اجتماع کے دوران ان کا ارادہ نظام بیعت کے بارے میں پھیلائی گئی بدگمانیوں کو دور کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک آفاقی حقیقت ہے کہ دنیا میں کوئی بھی نتیجہ خیز کام کی تکمیل بغیر اجتماعیت کے ممکن نہیں۔ ہمارے دین میں بھی اجتماعیت کو اہم مقام حاصل ہے جس کے مظاہر نماز' روزے اور حج جیسی عبادات ہیں۔ جماعت سازی دو طریقوں پر ہو سکتی ہے۔ ایک تو منصوص' مسنون' ماثور اور معقول نظام بیعت کی بنیاد پر دوسرا مغرب کے دستوری نظام کی بنیاد پر۔ گو کہ قرآن وسنت اور اسلاف کے طریقوں میں ہمیں دستوری نظام کہیں نظر نہیں آتا تاہم یہ حرام نہیں بلکہ مباح ہے۔ انہوں نے نظام بیعت کے حق میں اس کے منصوص' مسنون' ماثور اور معقول ہونے کے بارے میں قرآن وسنت اور تاریخ سے دلائل پیش کئے۔

انجینئر نوید احمد کے بعد اعجاز لطیف نے درس حدیث کا فریضہ ادا کیا۔ ان کا موضوع حدیث جبرئیل تھا۔ اس حدیث کے حوالے سے جو ضمنی باتیں سامنے آئیں وہ ہماری عملی زندگی میں بہت اہمیت رکھتی ہیں مثلاً دینی مجالس میں مل بیٹھنے کی اہمیت' پھر درس وتدریس کے ساتھ ساتھ سوال وجواب کے انداز میں دین کی تفہیم کا مفید ہونا وغیرہ۔ میزبان تنظیم ضلع وسطی نمبر 2 کے امیر جلال الدین اکبر نے اسوۂ صحابہ کے موضوع پر حضرت زید بن حارثہؓ کے حالات زندگی پر مختصر روشنی ڈالی۔ آخر میں ناظم حلقہ نے پاس وعدہ کے بارے میں تذکیری گفتگو کی۔ نماز جمعہ کے بعد پروگرام کا اختتام ہوا۔ اللہ تعالیٰ شرکاء کو اس پروگرام کی افادیت کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رفقائے جہلم کی دو روزہ دعوتی سرگرمیاں' نقیب اسرہ جہلم محمد حسین کی رپورٹ

نائب ناظم حلقہ پنجاب شمالی کی امارت میں دو روزہ دعوتی پروگرام ترتیب دیا گیا جب کہ راقم کو ان کی معاونت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ریاض صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جہلم پہنچے۔ پہلا پروگرام تنظیم کی دعوت پر مبنی ہینڈ بل کی تقسیم کا تھا۔ راقم کے ہمراہ رفقاء نے جامع مسجد بلال گل افشاں میں نماز جمعہ کے بعد ہینڈبل تقسیم کئے۔ ہینڈبل میں دین ومذہب کا فرق واضح کیا گیا تھا۔ اسی طرح جامع مسجد بلال میں بھی نماز جمعہ کے بعد ہینڈبل تقسیم کئے گئے۔ رفقاء کی ایک ٹیم نے جماعت اسلامی کے جہلم مرکز کے خطیب سے ملاقات کی۔ دوپہر کا کھانا محمد اشرف کے ہاں کھایا۔ بعد نماز عصر عبدالرحیم مرزا کی رہائش گاہ پر "انقلاب کا آخری مرحلہ" نامی پمفلٹ کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔ بعد ازاں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ آخری مرحلے کی یوں بھی اہمیت ہے کہ دینی جماعتیں انتخابی سیاست سے یہ منزل سر کرنے کے فریب میں مبتلا ہیں۔ تو ایک بڑی دینی تحریک محض دعوت وتبلیغ سے دین کے غلبہ کے خیال خام میں مبتلا ہے۔ عدل وقسط کا نظام جمہوری سیاست اور میٹھی میٹھی بے ضرر باتوں سے نہیں آئے گا۔ اہل حق کے لئے کبھی بھی ہٹو بچو کی صدائیں نہیں لگائی گئیں۔ باطل لازماً اہل حق کے راستے میں روڑے اٹکاتا ہے۔ حق وباطل کا لازماً باہمی مقابلہ ہوتا ہے اس مقابلے میں حق کو فتح نصیب ہوتی ہے یا اہل حق شہادت سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ پرامن' منظم اور تربیت یافتہ لوگوں پر مشتمل اسلامی انقلابی جماعت' نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرے گی۔ اس کے کارکن اپنی ذات' اپنے گھر اور معاش ومعاشرت پر اسلامی تعلیمات کا نفاذ کر چکے ہوں ورنہ اسلام کا نعرہ لگانا قول وفعل کا تضاد ہے۔

دوسرے روز مختلف احباب سے ذاتی ملاقاتیں ہوئی اور بعد ازاں متفرق موضوعات پر "مذاکرہ" ہوا۔ دوپہر کا کھانا معاون تنظیم جناب عبدالرحیم مرزا کے ہاں کھایا۔ ان کے خلوص کی اللہ تعالیٰ جزا عطا فرمائے۔ کھانے سے فراغت کے بعد "دینہ" روانگی ہوئی۔ وہاں دو احباب سے تفصیلی ملاقات ہوئی جس میں انہیں تنظیم کی دعوت دی گئی۔ وسیم تبریز کی خواہش پر دینہ میں بھی دعوتی پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ "ملک گڈز" کے مالک جناب شبیر احمد سے ہماری ٹیم نے ملاقات کی۔ یوں یہ دو روزہ دعوتی پروگرام مکمل ہوا۔

حلقہ غربی پنجاب کا دس روزہ دعوتی دورہ

پیر کرم شاہ الازہری اور ملک امیر محمد مرحوم کے صاحبزادہ ملک اسد سے خصوصی ملاقات کی گئی

بعض رفقاء کے خیال میں دو روزہ دعوتی پروگراموں میں کچھ تشنگی رہ جاتی ہے کہ "حق تبلیغ" ادا نہیں ہوتا۔ اس تشنگی کے خاتمہ کے لئے حلقہ کی سطح پر چند ماہ پیشتر دس روزہ پروگرام طے پایا۔ ناظم حلقہ غربی پنجاب رشید عمر' نائب ناظم حلقہ پروفیسر خان محمد' ملک احسان الٰہی' میاں محمد یوسف' حافظ محمد ارشد' ساجد محمود' محمد آصف' عمران انجم' محمد افتخار (ڈرائیور) اور راقم پر مشتمل یہ قافلہ دین کی لگن اور تڑپ لئے اپنی منزل کی طرف گامزن ہوا۔

مسجد عمر میں نماز عشاء کے بعد تبلیغی جماعت سے مذاکرہ ہوا۔ بعد ازاں تمام رفقاء جامع مسجد موچی بازار چک جھمرہ پہنچ گئے۔ یکم جولائی کو نماز فجر کے بعد رشید عمر نے قرآن پاک کی تجوید اور اصلاح کے لئے اجتماعی تلاوت کا اہتمام کیا۔ بعد ازاں دعوتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مسجد میں مقیم تبلیغی جماعت سے طویل مذاکرہ ہوا۔ ان پر اقامت دین کی فرضیت اجاگر کی گئی۔ گفتگو کے اختتام پر ان کی اکثریت نے ہم سے لٹریچر حاصل کیا۔ بعد نماز ظہر مسجد ہذا میں پروفیسر خان محمد نے دینی فرائض کا جامع تصور کے عنوان سے اور ملک احسان الٰہی نے جامع مسجد گلزار مدینہ میں اسی عنوان پر خطاب کیا۔ برنالہ پہنچ کر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ بعد نماز عصر ملک احسان الٰہی نے جامع مسجد ارائیاں میں رشید عمر نے جامع مسجد جٹاں میں احباب کو تنظیم کی دعوت دی۔ برجھنڈی پہنچ کر مختلف افراد سے ذاتی رابطہ کیا گیا۔ نماز عشاء سے کچھ دیر قبل چنیوٹ پہنچ کر جامع مسجد صدیق اکبر میں قیام کیا گیا۔ 2ر جولائی بعد نماز فجر ملک احسان الٰہی نے جامع مسجد دیوبندی میں تنظیم کی دعوت دی۔ تجوید کی کلاس کے بعد رفقاء کو تین ٹیموں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک ٹیم نے پوسٹر چسپاں کئے۔ دوسری نے لٹریچر تقسیم کیا اور تیسری ٹیم نے چنیوٹ کے اہم چوراہے پر مکتبہ لگایا۔ نماز ظہر کے بعد پنڈی بھٹیاں روانگی ہوئی۔ نماز عصر کے بعد پروفیسر خان محمد نے جامع مسجد شاہی میں ملک احسان الٰہی نے جامع مسجد غوثیہ میں دعوت دی۔ نماز مغرب برلب سڑک ایک مسجد میں ادا کی گئی۔ ساجد محمود نے نماز کے بعد تنظیم کی دعوت پیش کی۔ رات بچہ کلاں کی مسجد میں قیام کیا۔ 3ر جولائی کو نماز فجر میں امام مسجد نے سورہ حم سجدہ کی آیات 26 تا 36 تلاوت کیں۔ ناظم حلقہ کی ہدایت پر راقم نے ان آیات پر درس قرآن دیا۔ چک بھابڑا پہنچ کر مسجد گلزار مدینہ میں قیام کیا۔ ملک احسان الٰہی اور راقم نے مسجد موحدین میں تنظیم کی دعوت دی۔ بعد ازاں سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ زیادہ تر سوالات جماعت اسلامی اور تبلیغی جماعت کے اراکین نے کئے۔ جن کے رشید عمر نے مدلل جوابات دیئے۔ ان حضرات نے گفتگو میں مثبت انداز اختیار کیا اور ہمارے ساتھ مسجد گلزار مدینہ آئے۔ تبلیغی جماعت کے ایک رکن نے امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی کتب خریدیں اور امیر محترم کے دروس کے بارے میں پسندیدگی کا اظہار کیا۔

چک بھابڑا میں پوسٹر لگائے اور لٹریچر تقسیم کیا گیا جب کہ مختلف افراد سے انفرادی ملاقاتیں بھی کی۔ کوٹ مومن پہنچ کر لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ انفرادی ملاقاتیں بھی کی گئیں۔ پروفیسر خان محمد نے جامع مسجد بلال اور ملک احسان الٰہی نے جامع مسجد توحید میں دین کی دعوت دی۔ سرگودھا میں مقامی دونوں مساجد میں مکتبے بھی لگائے گئے۔

چودھری منظور حسین ریٹائرڈ ایس ای امیر محترم کے فکر سے نہ صرف متعارف تھے بلکہ وہ اس سے اتفاق بھی رکھتے تھے۔ ناظم حلقہ رشید عمر کی جانب سے تنظیم میں شمولیت کی دعوت پر لبیک کہی اور بیعت فارم پر کر کے تنظیم اسلامی میں شامل ہو گئے۔ ڈاکٹر خالد محمود کے ہمراہ ان کے دوست اسکول ٹیچر محمد اسلم کے ہاں بھلوال پہنچے اور انہیں بھی تنظیم میں شمولیت کی دعوت دی۔ وہ بھی تنظیم کے قافلے میں شامل ہو گئے۔ تنظیم اسلامی سرگودھا سے امیر اللہ بخش نے بھلوال میں ڈاکٹر خالد محمود' منظور حسین اور محمد اسلم پر مشتمل اسرہ قائم کر دیا اور نقیب اسرہ ڈاکٹر خالد محمود کو مقرر کیا۔ قافلے کی اگلی منزل بھیرہ پہنچ کر جامع مسجد شیر شاہی قیام کیا۔ جامع مسجد شیر شاہی کو شیر شاہ سوری نے تعمیر کرایا تھا۔ یہ مسجد وسیع رقبہ پر تعمیر کی گئی ہے اور لاہور کی بادشاہی مسجد کا مکمل نمونہ ہے۔ البتہ لاہور کی عالمگیری مسجد المعروف بادشاہی مسجد سے سائز میں چھوٹی ہے لیکن یہ مسجد زمانہ قدیم کی تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہے۔

نماز عشاء کے بعد پروفیسر خان محمد نے مسجد ہذا میں تنظیم کی دعوت پیش کی۔ 6ر جولائی نماز فجر کے بعد علم حدیث پر پہلے پروفیسر خان محمد نے اور بعد میں رشید عمر نے خطاب کیا۔ بعد ازاں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور اہم مقامات پر پوسٹر بھی چسپاں کئے گئے۔ رفقاء پیر کرم شاہ صاحب الازہری ضیاء القرآن جیسی تفسیر قرآن کے مفسر سے ملاقات کرنے ان کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ پیر صاحب سخت بیمار اور انتہائی کمزور تھے۔ ناظم حلقہ رشید عمر نے پیر کرم شاہ صاحب کو امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی کتب کا سیٹ پیش کیا جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ مختصر تعارف کے بعد رشید عمر نے اقامت دین کے بارے میں سوال کیا۔ موصوف نے کہا کہ میں ڈاکٹر اسرار احمد کی کتب کا مطالعہ کر کے جواب دوں گا۔

پروفیسر خان محمد نے سوال کیا کہ مختلف دینی جماعتوں کے ایک پلیٹ فارم پر جمع نہ ہونے کی وجہ کیا ہے۔ موصوف نے کہا کہ اس بات کا جواب آپ کو دینا چاہئے کیونکہ آپ بھی ایک دینی جماعت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ پھر کچھ توقف کے بعد انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرمؐ سے عشق حقیقی ہی تمام دینی جماعتوں کو یکجا کر سکتا ہے لیکن دینی جماعتوں کی اکثریت عشق محمدیؐ میں مخلص نہیں ہے۔ راقم نے سوال کیا کہ ملک کی موجودہ تشویشناک صورت حال پر اظہار خیال فرمائیں۔ موصوف نے فرمایا کہ پاکستان کی موجودہ صورت

تنظیم کے دفتر پہنچے تو مقامی امیر اللہ بخش اور رفقاء انتظامی میٹنگ میں مشغول تھے۔ رات مسجد عمرؓ بن الخطاب میں قیام کیا۔

4ر جولائی کو بعد نماز فجر مسجد ہذا میں پروفیسر خان محمد نے خطاب کیا۔ اللہ بخش کے ہمراہ سرگودھا کے چھ رفقاء شریک سفر ہوئے۔ بھلوال پہنچ کر رفیق تنظیم اسلامی ڈاکٹر خالد محمود سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جامع مسجد تقویٰ میں قیام کا اہتمام کیا۔ مختلف گروپ بنا کر لٹریچر تقسیم کیا گیا اور ایک سروے بھی کیا گیا۔ 110 افراد سے سوال کیا گیا کہ وہ تنظیم اسلامی کو جانتے ہیں۔ صرف 8 افراد کا جواب تھا کہ وہ تنظیم اسلامی سے واقف ہیں۔ تنظیم کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد ہیں۔ دوسرا سوال یہ پوچھا گیا تھا کہ کیا وہ ڈاکٹر اسرار احمد کو جانتے ہیں۔ 38 افراد نے ہاں میں جواب دیا لیکن یہ افراد ڈاکٹر صاحب کو جاننے کے باوجود تنظیم اسلامی سے واقف نہ تھے۔

بھلوال شہر میں مکتبہ بھی لگایا گیا۔ بعد نماز ظہر مقامی مسجد میں ملک احسان الٰہی نے تنظیم کی دعوت پیش کی۔ بعد نماز مغرب مسجد تقویٰ میں خطاب کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ ذاتی رابطہ کے ذریعے پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ رشید عمر نے بھرپور انداز میں اقامت دین پر 70 افراد سے خطاب کیا۔ مسجد کے گیٹ پر مکتبہ بھی لگایا گیا۔ راقم نے جامع مسجد توحیدیہ میں خطاب کیا۔ پروفیسر خان محمد نے بعد نماز عشاء جامع مسجد بلال میں خطاب کیا۔ مورخہ 5ر جولائی کو چک نمبر 7 شمالی میں چودھری منظور حسین سے ملاقات کی گئی۔ انہوں نے چک نمبر 7 شمالی کی جامع مسجد میں ٹھہرنے کا انتظام کیا۔ مسجد میں پہنچے ہی گاؤں کے کچھ احباب ملاقات کے لئے آئے انہیں تنظیم اسلامی کے مکمل پروگرام سے آگاہ کیا۔ جامع مسجد بلال بھلوال میں پروفیسر خان محمد نے نماز جمعہ کے بعد 150 سے زائد افراد کو تنظیم کی دعوت دی۔ ناظم حلقہ رشید عمر نے جامع مسجد چک نمبر 7 شمالی میں خطاب جمعہ کیا جس میں 200 افراد شریک تھے۔ راقم نے راجے والی جامع مسجد چک نمبر 7 شمالی میں خطاب جمعہ میں لوگوں کو تنظیم کی دعوت دی۔ چک 7 شمالی کی

حال انتہائی پریشان کن اور مایوس کن ہے۔ ملک حاصل کرنے سے قبل ہم نے نعرہ لگایا تھا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ لیکن وطن عزیز کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہم نے اس نعمت خداوندی کی قدر نہ کی۔

شیر شاہی مسجد مسجد اور مدرسہ کے معتمد مولانا ابرار احمد بگوی ہیں۔ ابرار احمد بگوی کے بھائی نے بتایا کہ حکیم نور الدین بھیرہ کا رہنے والا تھا اور مولانا احمد بگوی کے حلقہ درس میں شامل ہوتا تھا۔ حکیم نور الدین نے مولانا احمد بگوی سے قابل اعتراض سوالات کئے تو انہوں نے فرمایا کہ تم کوئی نئے دین کے اختراع کرو گے اور نور الدین کو اپنے درس سے نکال دیا اور لوگوں کو بھی اس سے بائیکاٹ کرنے کا کہا۔ حکیم نور الدین چلا گیا اور غلام احمد قادیانی کی نبوت کے جھوٹے دعویٰ کے لئے اس کی مدد کی۔ غلام احمد قادیانی جب بھیرہ آیا تو لوگوں نے سخت مخالفت کی اور اسے ذلیل کر کے بھیرہ سے نکال دیا گیا۔ بھیرہ سے ہم نماز مغرب سے قبل جوہر آباد پہنچے۔ اللہ بخش اور سرگودھا کے رفقاء بھیرہ سے سرگودھا واپس چلے گئے۔

7ر جولائی کو بعد نماز فجر رشید عمر نے جامع مسجد اہل حدیث میں اور ملک احسان الٰہی نے دوسری مسجد میں تنظیم کی دعوت دی۔ ابوظبی سے آئے ہوئے رفیق تنظیم محمد حسین نے رفقاء سے بطور خاص ملاقات کی۔ میانوالی میں نقیب اسرہ عبداللہ اور دیگر رفقاء سے ملاقات ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد دو مساجد میں تنظیم کی دعوت دی گئی۔ 8ر جولائی کو بعد نماز فجر رشید عمر نے درس دیا۔ یہاں سے دادو خیل روانگی ہوئی۔ ہمارے ساتھ میانوالی سے 4 رفقاء کے علاوہ 2 احباب بھی شریک سفر تھے۔ دادو خیل کی ایک مسجد میں نماز ظہر کے بعد ولاسہ خان نے تنظیم کی دعوت دی جب کہ پروفیسر خان محمد نے ایک ٹیوشن سینٹر کے 25 طلباء کو تنظیم کی دعوت دی۔ اسکندرہ آباد میں پنسلین کالونی کی جامع مسجد میں نماز مغرب ملک احسان الٰہی نے تنظیم کی دعوت دی۔ بعد نماز عشاء اسی مسجد میں رفیق تنظیم بشیر احمد نے درس قرآن دیا حاضری 30 افراد پر مشتمل تھی۔

9ر جولائی کو اسی مسجد میں راقم نے بعد نماز فجر عظمت قرآن پر درس دیا ملک احسان الٰہی نے ہاؤسنگ کالونی کی مسجد میں دعوتی خطاب کیا۔

دادو خیل سے پروفیسر خان محمد جب کہ میانوالی سے رشید عمر فیصل آباد کو روانہ ہو گئے۔ بوہڑ بنگلہ میں ملک اسد صاحبزادہ ملک امیر محمد (مرحوم) سے رفقاء نے ملاقات کی۔ ملک احسان الٰہی نے ملک اسد کو امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کی کتب کا سیٹ پیش کیا جسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔ ملک اسد نے اس ملاقات پر مسرت کا اظہار کیا۔ ملک اسد سے کافی دیر دینی امور پر مفید گفتگو ہوئی۔ تنظیم کے بارے میں ملک اسد نے سوالات بھی کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ ملک اسد نے کہا کہ مقصود لغاری ڈاکٹر اسرار احمد کے بہت عقیدت مند ہیں انہوں نے ایک مرتبہ بڑے اچھے الفاظ میں ڈاکٹر صاحب کا مجھ سے ذکر کیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں کسی وقت ڈاکٹر اسرار احمد کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ انہوں نے کمال مہمان نوازی سے ہمیں کھانا کھلانے کے بعد رخصت کیا۔ کالا باغ سے میانوالی واپسی ہوئی نماز عصر کے بعد "فرائض دینی کا جامع تصور" کا اجتماعی مطالعہ کیا گیا۔

10ر جولائی کو بعد نماز فجر میانوالی کے رفقاء کے ہمراہ واں بھچراں روانگی ہوئی۔ یہاں پہنچ کر لٹریچر تقسیم کیا گیا اور پوسٹر لگائے گئے یہاں مولانا خلیل احمد سے ملاقات کی گئی۔ مولانا نے امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد کے انقلابی پروگرام سے اتفاق کیا۔

قادر آباد میں ایک دینی مدرسہ کے معتمد مولانا محمد امین نے ہمارا بڑی گرم جوشی سے استقبال کیا۔ ہمارے پروگرام سے مکمل اتفاق کیا اور کہا کہ آپ جب بھی قادر آباد آئیں ہمارے مدرسہ میں قیام کریں۔ تنظیم کی دعوت کے لئے اسی مدرسہ کو اپنا مدرسہ سمجھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ممکن ہو تو دورہ تفسیر پر ڈاکٹر اسرار احمد ہمارے مدرسہ میں تشریف لائیں ہم بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کریں گے۔

چنیوٹ کی ایک مسجد میں نماز عصر کے بعد رفیق عمران انجم نے خطاب کیا۔ نماز مغرب کے قریب ہم واپس فیصل آباد پہنچے اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دس روزہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس دس روزہ دعوتی دورے میں مختلف مساجد میں 1500 سے زائد احباب کو تنظیم اسلامی کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا گیا اس کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی گئی کہ یہ ایک انقلابی جماعت ہے اور کس انداز میں اللہ کے دین کو قائم کرنے میں مصروف کار ہے اور آخر میں انہیں تنظیم میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی گئی۔ بھلوال میں دو افراد کے تنظیم میں شامل ہونے کی وجہ سے وہاں اسرہ قائم ہو گیا۔

اس کے علاوہ کئی ہزار افراد میں تنظیم کا لٹریچر تقسیم کیا گیا اور کثیر تعداد میں احباب سے ذاتی رابطہ کر کے تنظیم کی دعوت دی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کاوشوں کو قبول ومنظور فرمائے اور ہم سے کام میں جو کمی رہ گئی ہے اسے معاف فرمائے۔

وسائل رزق کی منصفانہ تقسیم ہی سے بہبود آبادی کے مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں

حکمران طبقہ "بہبود آبادی" کے نام نہاد مغربی تصورات کے ذریعے عوام کو گمراہ کر رہا ہے۔ نعیم اختر عدنان

لاہور (پ ر) ملک کا حکمران طبقہ اپنے مغربی آقاؤں کے ہر حکم کی تعمیل اپنا فرض سمجھتا ہے۔ مغرب کا دانشور طبقہ جسے عالمی اداروں کی سرپرستی حاصل ہے طویل عرصے سے یہ راگ الاپ رہا ہے کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی ایک بڑا خطرہ ہے لہٰذا اس خطرے سے نپٹنے کے لئے شرح پیدائش کو "قابو" کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ دنیا میں انتہائی منظم طریقے سے ضبط ولادت کی تحریک پر اربوں روپیہ صرف کیا جا رہا ہے۔

نائب ناظم نشرواشاعت نعیم اختر عدنان نے ریگل چوک میں تنظیم اسلامی حلقہ لاہور ڈویژن کے زیر اہتمام منعقدہ مظاہرے میں خطاب کے دوران "بہبود آبادی" کے حقیقی تصور کو اجاگر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانوں کو بلاامتیاز تعلیم' علاج' متوازن غذا اور رہائش جیسی بنیادی ضروریات کی فراہمی ہی انسانی بہبود ہے مگر عالمی اور مقامی استحصالی ٹولہ قدرت کے پیدا کردہ مادی وسائل کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہا ہے جس کی وجہ سے دنیا کی بیشتر آبادی غربت وپسماندگی کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا مادی وسائل کی غیر منصفانہ اور ظالمانہ تقسیم کا نظام ختم کر کے ہی انسانی بہبود کا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے "انسان کشی" کے مغربی تصور کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے بڑا دھوکہ قرار دیا۔

قرآن مجید کے عجائبات

سادگی ایسی کہ چھ سالہ بچہ بھی حفظ کر لے۔ سلاست وروانی ایسی کہ بار بار پڑھنے پر بھی زبان نہ رکے۔ استدلال ایسا کہ ہر بات کو انسانی زندگی سے مثالیں دے کر واضح کر دیا۔ حسن الفاظ گویا موتیوں کی لڑی ہے۔ اعجاز واختصار میں جامعیت ایسی گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ گزرے ہوئے واقعات کا بیان' مکالمہ نگاری' کردار نگاری' شگفتگی و بے ساختگی وعظ ونصیحت' بے تکلفی' اعتدال وتوازن' حقیقت نگاری اور رنگینی پڑھنے والوں کو محو کر دے۔ ترنم اور دلچسپی ایسی کہ ساری زندگی تلاوت کریں تب بھی بوریت نہ ہو

بقیہ: سندھ وبلوچستان علاقائی اجتماع

ثانیہ کے چار تقاضوں کی میری ذات پر تکمیل ہو گئی ہے۔ 1) قرآن اور سائنس کے دوران کامل مطابقت 2) فرائض دینی کا جامع تصور 3) منہج انقلاب کے خلا کی تکمیل 4) تنظیم کی اساس بیعت۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ ان شاء اللہ اگلی نسل میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے تیار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ "کونوا عباد اللہ اخوانا" کے مصداق ساتھی اللہ کے دین کے تقاضوں کی تکمیل میں لگ جائیں اور آپس میں "رحماء بینھم" کی کیفیت پیدا کریں۔ انہوں نے یہ بھی توقع ظاہر کی کہ حیدر آباد اور سکھر میں جلد ہی تنظیمیں اور شاہ پنجو اور دادو میں اسرے قائم ہو جائیں گے۔ انہوں نے موقع پر ہی احمد صادق کی درخواست پر انہیں ملتزم رفیق قرار دینے کے احکامات صادر فرمائے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر--- 9184

جلد نمبر 5

شمارہ 29

مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

مطبع: جدید پریس لاہور

تحریکِ خلافت پاکستان کا نقیب

ہفت روزہ

ندائے خلافت لاہور

مدیر : حافظ عاکف سعید

نائب مدیر : نعیم اختر عدنان

ترتیب وتزئین : شیخ رحیم الدین

رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور

فون: 6305110 - 6316638

حلقہ سندھ وبلوچستان کے رفقاء کا علاقائی اجتماع ۔ رپورٹ محمد سمیع

مذہبی جماعتیں "بیلٹ" کی سیاست میں ناکامی کے بعد "بلٹ" کا راستہ اختیار نہ کریں

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پکار پر لبیک کہنا مسلمانوں کا اہم ترین فریضہ ہے

آخر کار حلقہ سندھ وبلوچستان کا علاقائی اجتماع 28 تا 30 جون 96ء قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقد ہو ہی گیا اور دیر آید درست آید کے مصداق اتنی عمدگی سے ہوا کہ امیر محترم مدظلہ اور ناظم اعلیٰ نے اجتماع کے حسن انتظام اور رفقاء کی عمدہ کارکردگی کی تحسین فرمائی۔ پہلے طے ہوا تھا کہ یہ پروگرام قرآن اکیڈمی کراچی میں منعقد کیا جائے لیکن امیر محترم کی خواہش کے پیش نظر اسے ایروکلب کراچی کے سبزہ زار میں مارچ میں منعقد کرنے کا پروگرام طے ہوا۔ بعد ازاں اس اجتماع کو ماہ مئی میں سکھر میں منعقد کرنے کا پروگرام بنا۔ جب تمام انتظامات مکمل ہو گئے تو مقامی انتظامیہ کی جانب سے امیر محترم کے صوبہ سندھ میں داخلے پر پابندی کی اطلاع مل گئی۔ ما ودرچہ خیالیم وفلک درچہ خیال۔ رفقاء حلقہ سندھ وبلوچستان نے تو سکھر میں پڑنے والی گرمی کو برداشت کرنے کا عزم کر لیا تھا لیکن "مرضی مولا ہمہ اولیٰ" کے مصداق بالآخر یہ طے ہوا کہ تربیتی پروگرام ماہ جون کے دوران قرآن اکیڈمی میں منعقد کیا جائے۔ اسی دوران ماہ مئی میں مرکز کی جانب سے عشرۂ دعوت کا پروگرام دیا گیا تھا۔ کراچی کی بیشتر تنظیموں نے طے کیا کہ عشرۂ دعوت کی مہم علاقائی اجتماع سے قبل کے عشرے میں شروع کی جائے تاکہ علاقائی اجتماع کے پروگرام کو "پراجیکٹ" کیا جا سکے۔ دفتر حلقہ سے تقریباً پونے چار سو خطوط معاونین' معتذر اور لاتعلق رفقاء اور احباب کو جاری کئے گئے۔ بیشتر خطوط رفقاء نے ذاتی طور پر پہنچائے۔ مجلس عاملہ کے ارکان کے مشورے سے ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے ناظمین کی ایک ٹیم بنائی گئی۔ مشاورتی اجلاس میں ناظم اجتماع نے مرکزی ناظمین اور مہمان مقررین سمیت مختلف رفقاء کو گفتگو کا موقع دیا۔ چونکہ یہ اجتماع تربیتی نوعیت کا تھا لہٰذا موضوعات بھی اسی مناسبت سے رکھے گئے تھے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق رفقاء کی رجسٹریشن اور ان کی رہائش گاہ کی الاٹمنٹ گیارہ بجے تک ناظم تنظیم اسلامی ضلع وسطی نمبر 2 محمد عمران خان نے اپنی ٹیم کے ساتھ مکمل کر چکے تھے۔ تقریباً پونے بارہ بجے امیر محترم کا خطاب جمعہ شروع ہوا جس کا موضوع "رد قادیانیت کی اصل عقلی دلیل" تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ختم نبوت کی اہمیت سورہ مائدہ کی تکمیل دین والی آیت اور اس حدیث سے واضح ہوتی ہے جس میں قصر نبوت میں ایک اینٹ کا خلا بتایا گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بعثت محمدیؐ کے ذریعے پر کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ بلکہ صرف اتنی ہی نہیں کہ نبوت کا ایک سلسلہ تھا جو ختم ہو گیا بلکہ نبوت اپنے ارتقائی مدارج کو طے کرتے ہوئے اپنے نقطہ عروج پر پہنچ کر ختم کی گئی۔ کسی شے کی تکمیل کے بعد اس میں کوئی اضافہ کار عبث ہے جو خالق کائنات کے شایان شان نہیں۔

پروگرام کے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کا آغاز بعد نماز عصر ہوا۔ مرکزی مجلس مشاورت کے سابق رکن اعجاز لطیف نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض ادا کئے۔ اجتماع کا آغاز قاری شاہد اسلام بٹ نے تلاوت ومختصر تشریح کے ساتھ کیا۔ بعد ازاں ناظم حلقہ نے دنیوی واخروی زندگی کا تقابل کرتے ہوئے رفقاء کو پروگرام کے بارے میں ہدایات دیں۔ تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر 3 کے رفیق سید یونس واجد نے امت مسلمہ کے نصب العین کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ اس لئے برپا کی گئی تھی کہ لوگوں پر اللہ کی گواہ بنے۔ قرآن کریم نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے حوالے سے اس کا طریقہ کار بھی بیان کر دیا ہے لیکن آج مسلمان اس فرض کو بھول چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذلت وخواری امت مسلمہ کا مقدر بن چکی ہے۔ نماز عشاء سے قبل مہمان مقرر حافظ خالد شفیع نے "تزکیہ نفس" کے موضوع پر خطاب کیا۔

29 جون کو بعد نماز فجر تنظیم اسلامی ضلع شرقی نمبر 2 کے امیر شمس العارفین کے درس قرآن سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں ناظم تنظیم اسلامی وسطی نمبر 2 کراچی محمد عمران خان نے سورہ حم السجدہ کی آیات کے حوالہ سے دین پر استقامت پر گفتگو کی۔ تنظیم اسلامی کے نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق نے اپنے خطاب میں کہا کہ مشاورت کسی اجتماعیت کی جان اور اس کے نظم کی روح ہوتی ہے۔ انہوں نے تنظیم میں مشاورت کے مختلف مراحل پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے دستوری اور بیعت کی بنیاد پر قائم تنظیموں میں نظام مشاورت کے فرق کو واضح کیا۔ بعد ازاں انہوں نے اپنا مختصر تعارف بھی پیش کیا۔ چائے کے وقفہ سے قبل شاہ پنجو ضلع دادو کے رفیق احمد صادق سومرو نے نہی عن المنکر کی خصوصی اہمیت کی وضاحت کی۔ آیات قرآنی سے استدلال اور انداز تخاطب کے لحاظ سے یہ ایک موثر تقریر تھی۔ سیرت صحابہؓ کے موضوع پر شمس العارفین نے خطاب کیا۔ دوپہر بارہ بجے سے امیر محترم کی رفقاء کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔ امیر محترم نے شرکاء اجتماع کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ بعد نماز عصر نقیب اسرہ سکھر غلام محمد سومرو نے قرآن کی مختلف آیات کے حوالہ سے حزب اللہ کے اوصاف بیان کئے۔ انہوں نے حزب الشیطان کے کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ بعد ازاں بیرون کراچی سے آئے ہوئے رفقاء واحباب کا تعارف ناظم مہمانداری خالد محمود سومرو نے کروایا۔ بعد نماز مغرب انجینئر نوید احمد نے التزام جماعت کی اہمیت اور اسلامی انقلابی جماعت کی تنظیمی اساس بیان کی۔

30 جون کو بعد نماز فجر عامر خان نے باہمی محبت' عظمت قرآن اور ایمان بالآخرہ کے حوالے سے احادیث کی روشنی میں گفتگو کی۔ ناشتہ کے بعد نقیب اسرہ راشد یار خان نے صبر کی اہمیت اور اس کی اقسام پر گفتگو کی۔ تنظیم اسلامی کے ناظم اعلیٰ محترم عبدالرزاق نے باہمی تنقید کے آداب بیان کئے۔ بعد ازاں انہوں نے اپنا مختصر تعارف پیش کیا۔ مرکزی اکابرین نے اپنے مختصر حالات زندگی بیان کئے جس سے شرکاء کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ بعد ازاں مولانا سید وصی مظہر ندوی نے فقہی اختلافات کی وجوہات پر روشنی ڈالی اور اعتدال کی راہ واضح کی۔

امیر محترم کے خطاب سے قبل ناظم حلقہ محمد نسیم الدین نے رفقاء کی حاضری کے اعداد وشمار بتاتے ہوئے کہا کہ حلقہ کے 66 فیصد رفقاء سمیت احباب کی حاضری 84 تھی۔ اجتماع میں 25 رفیقات' ناظمہ علیا تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کے ساتھ رہیں۔ جب کہ دن میں خواتین کی تعداد 60 تک پہنچ جاتی تھی۔ اجتماع کے دوران 4 احباب اور ایک خاتون نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

امیر محترم نے اپنے اختتامی خطاب کے دوران اجتماع کے بارے میں اپنا تاثر پیش کیا۔ امیر تنظیم نے اجتماع کے حسن انتظام خصوصاً تقسیم کار کی تعریف کی۔ ڈاکٹر صاحب نے اجتماع کے منتظمین کے حق میں دعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے قرآن اکیڈمی کی صورت میں ہمیں ایک ایسا مقام عطا فرمایا جہاں اس قسم کے اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں جن میں خواتین بھی شریک ہیں۔ انہوں نے انجمن خدام القرآن سندھ کے ارکان اور معاونین کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون سے یہ پراجیکٹ مکمل ہوا۔ امیر تنظیم نے عبدالمجید شیخ کا تذکرہ کیا جن کے اصرار کی وجہ سے قرآن اکیڈمی کراچی کا منصوبہ بنا۔ امیر محترم نے فرمایا اب تنظیم اسلامی کے نام اور اس کے کام سے ملک کی ایک وسیع آبادی واقف ہو چکی ہے۔ انہوں نے آزاد کشمیر کے کامیاب دورے کا تذکرہ بھی کیا اور بتایا کہ مولانا سید مظفر حسین ندوی بھی تنظیم میں شامل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے حوالے سے بتایا کہ ان کے کارکن بھی اب انتخابی سیاست سے بددل ہو چکے ہیں اور سرحد کے ایک معروف کارکن تنظیم میں شامل ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ان کی ملاقات سندھ نیشنل فرنٹ کے رہنما ممتاز بھٹو سے بھی ہوئی۔ انہوں نے اجتماع میں اندرون سندھ سے آئے ہوئے رفقاء واحباب کی بھرپور شرکت پر خوشگوار حیرت کا اظہار فرمایا اور وعدہ کیا کہ ان شاء اللہ جلد ہی وہ اندرون سندھ کا دورہ کریں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں مفسر تو کجا مترجم قرآن بھی نہیں البتہ ایک داعی ومدرس قرآن ضرور ہوں۔ آپ نے فرمایا اسلام کی نشاۃ

باقی صفحہ ۳

غلبہ دین کے لئے اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے' انجینئر نوید احمد

انجینئر نوید احمد نے رفقاء کے تربیتی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری دینی سیاسی جماعتوں نے مغرب سے درآمد کردہ جمہوری طرز تنظیم اختیار کر رکھا ہے۔ باطل نظام سے ٹکرانے کے لئے مضبوط نظم پر قائم حزب اللہ نظام بیعت ہی کے ذریعے وجود میں آسکتی ہے۔

دنیا کا کوئی نتیجہ خیز کام اجتماعیت کے بغیر پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا غلبہ دین جیسے حد درجہ اہم فریضے کے لئے اجتماعی جدوجہد ناگزیر ہے۔ حضورؐ کے ارشاد گرامی کی روشنی میں سمع وطاعت فی المعروف اور ہجرت وجہاد کے اصولوں پر مبنی جماعتی نظم قائم کرنا ہو گا۔ مرکزی شوریٰ کے رکن

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کی دعوتی سرگرمیاں

ہم نہ نوٹوں کے طلبگار ہیں اور نہ ووٹوں کے سوالی!

10 جولائی بخاری چوک وحدت روڈ لاہور میں تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زیر اہتمام جلسہ خلافت بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ جلسے سے پہلے رفقائے تنظیم اسلامی نے گردونواح میں ٹی بورڈ مہم چلائی اور مختلف جگہوں پر مختصر خطابات کے ذریعے لوگوں کو جلسے میں آنے کی دعوت دی۔ علاوہ ازیں دو رفقاء نے تنظیم کی دعوت اور کام سے متعلقہ لٹریچر تقسیم کیا۔ لوگوں نے رک رک کر ٹی بورڈز پر لکھی عبارات پڑھیں اور پمفلٹ لئے۔

بعد نماز مغرب بخاری چوک میں جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ غازی محمد وقاص نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ جلسے کی صدارت نائب ناظم شعبہ نشرواشاعت نعیم اختر عدنان نے کی جب کہ جلسے سے انجینئر طارق خورشید معتمد حلقہ گوجرانوالہ نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا پاکستان میں نظام خلافت کا قیام اس لئے ضروری ہے کہ یہ اس کی بقا کا سوال ہے کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا۔ انہوں نے سورہ توبہ کی آیات کے حوالے سے بتایا کہ جب اللہ سے کئے ہوئے وعدے کو توڑا جاتا ہے تو نتیجۃً اللہ تعالیٰ دلوں میں نفاق پیدا کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نماز' روزے کی اجازت تو ہمیں انگریز کے دور میں بھی تھی اور آج بھی ہے تو اسلام مکمل ضابطہ حیات کیسے ہو گا۔ یہ تب ہو گا جب اجتماعی گوشوں پر اسلام کی حکمرانی ہو گی۔ انہوں نے بتایا کہ اسلامی نظام حیات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برپا کر کے دکھا دیا اور دنیا خلافت کی برکات سے مستفید ہوئی۔ اپنی گفتگو کے آخری حصے میں اسلامی نظام کے قیام کے طریقہ کار کی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ کام کوئی منظم اور تربیت یافتہ جماعت ہی کر سکتی ہے جو دستوری یا قانونی ہیئت کی بجائے بیعت سمع وطاعت فی المعروف کی بنیاد پر استوار ہو۔ آخر میں انہوں نے واضح کیا کہ تنظیم اسلامی کی یہ کاوشیں نہ نوٹ کے لئے ہیں نہ ووٹ کے لئے بلکہ وہ اپنے اس فرض کے احساس کے تحت آپ کے دلوں پر دستک دینے آئے کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

بعد ازاں نعیم اختر عدنان نے اپنے صدارتی کلمات میں نبی کریمؐ کے مقصد بعثت کو نمایاں کرتے ہوئے کہا کہ رسالت کی ذمہ داری اب اجتماعی طور پر امت مسلمہ کے کندھوں پر آپڑی ہے اور یہ کام اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک اس کام کے کرنے والے اپنے اپنے دائرہ اختیار میں اسلام کا نفاذ نہ کر دیں اور معاشرے میں اس کے نفاذ کی کوششوں میں عملاً شریک ہو کر اپنا تن من دھن لگانے کے لئے تیار نہ ہو جائیں۔

امیر محترم کے دیرینہ ساتھی اور تنظیم اسلامی کے تاسیسی رکن فضل اللہ انتقال کر گئے

لاہور (نمائندہ خصوصی) لاہور شمالی کے رفیق جناب فضل اللہ گزشتہ دنوں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہ صرف تنظیم اسلامی کے تاسیسی رفقاء میں شامل تھے بلکہ ان کا شمار امیر محترم کے دیرینہ ساتھیوں میں ہوتا تھا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق' ناظم اعلیٰ جناب عبدالرزاق دیگر مرکزی ناظمین سمیت حلقہ جات کے ناظمین کے علاوہ رفقاء کی کثیر تعداد نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ مرحوم گزشتہ کئی سالوں سے مسجد دار السلام باغ جناح لاہور میں نماز جمعہ کے موذن کی ذمہ داری بھی ادا کرتے رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے جملہ متعلقین واحباب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نعیم اختر عدنان کی بحیثیت نائب ناظم نشرواشاعت تقرری

لاہور۔ تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر سے جاری کردہ سرکلر کے مطابق امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے معاون ناظم شعبہ نشرواشاعت نعیم اختر عدنان کو نائب ناظم نشرواشاعت مقرر کیا۔

انتقال پرملال

تنظیم اسلامی کراچی کے دیرینہ ساتھی سید واحد علی رضوی کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔